8981- بچی کم عمری میں زنا کرلے توکیا اس پر حد لاگو ہوگی

سوال

بلوغت سے قبل لڑکی زنا کرلے تواس کی سزا کیا ہے، لڑکی ابھی تک چھوٹی ہے ؟

پسندیدہ جواب

زنا کاری کبیرہ گناہوں میں شمار ہوتی ہے اور اللہ تعالی کے ہاں اس کا بہت بڑا گناہ ہے بلکہ اللہ تعالی نے توذکر کرتے ہوئے اسے کفر، شرک اور کسی جان کوقتل کرنے کے ساتھ ملاکرذکر کیا ہے فرمان باری تعالی ہے :

{اور وہ لوگ جو اللہ تعالی کے ساتھ کسی دوسرے کو الہ نہیں بناتے اور نہ ہی وہ کسی ایسی جان کو قتل کرتے ہیں جسے اللہ تعالی نے حرام قرار دیا ہے لیکن اسے حق کے ساتھ قتل کرتے ہیں، اور نہ ہی وہ زنا کاری کے مرتکب ہوتے ہیں اور جو کوئی بھی ایسا کام کرے گا وہ اپنے اوپر سخت وبال لائے گا اسے قیامت کے روز دوہرا عذاب دیا جائے گا اور وہ ذلت وخواری کے ساتھ ہمیشہ اسی میں رہے گا} الفرقان (69)

امام قرطبی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

سب اھل ملل ودین کا اس کے حرام ہونے پر اجماع ہے بلکہ کسی بھی دین میں زنا کبھی حلال نہیں رہا، اور اسی لیے اس کی حد بھی سب حدود سے سخت ہے کیونکہ یہ عزت ونسب کی پامالی کا جرم ہے، جوکہ پانچ کلیات میں شامل ہے جو یہ ہیں : نفس، دین، نسب، عقل اور مال کی حفاظت میں شامل ہے .

دیکھیں : تفسیر قرطبی (21-20/24)

1- لھذا جب عورت شادی شدہ ہو یعنی اس کے ساتھ شرعی نکاح کی بنا پر دخول ہوچکا ہو تو اس کی سزا رجم یعنی موت تک پتھر مارنا ہے .

عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر تشریف فرما تھے فرمانے لگے :

یقینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق کے ساتھ مبعوث ہوئے اور ان پر کتاب نازل کی گئی اور رجم کی آیت بھی انہیں آیات میں شامل تھی جو ان پر نازل ہوئی تھیں، ہم نے اسے پڑھا اور حفظ کیا اور سمجھا، لھذا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا اور ان کے بعد ہم نے بھی رجم کیا، مجھے خدشہ ہے کہ لوگوں پر ایک لمبا وقت گزرے تو کوئی کہنے والا یہ کہنے لگے ہمیں توکتاب اللہ میں رجم نہیں ملتا تو اللہ تعالی کے اس نازل کردہ فریضے کو ترک کرکے گمراہ ہوجائیں، اور بلاشبہ مرد وعورت میں سے جو شادی شدہ بھی زنا کرے اور اس کے خلاف دلیل قائم ہوجائے یا پھر حمل ہویا اعتراف کرلے تو کتاب اللہ میں یقینا اس کی سزا رجم ہے .

صحیح بخاری (2462) صحیح مسلم (1691)

2- اور اگر عورت کنواری ہو یعنی اس نے ابھی شادی نہیں کی یا اس کا نکاح توہوچکا ہے لیکن رخصتی نہیں ہوئی تواس کی سزا سو کوڑے اور ایک برس جلاوطنی ہے، جیسا کہ عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں ہے :

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (مجھ سے لے لو اللہ تعالی نے ان عورتوں کے لیے راہ نکال دی ہے کنوارہ کنواری کے ساتھ (زنا کرے) تو سو کوڑے اور ایک برس جلاوطنی ہوگی.....) صحیح مسلم حدیث نمبر (1690)

اور اگر زنا کرنے والا لڑکا یا لڑکی سن بلوغت تک نہیں پہنچے بلکہ ابھی کم عمر کے ہوں تو سب علماء کے ہاں اس پر حد نہیں ہوگی.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

حد واجب ہونے میں عقل اور بلوغت معتبر ہوگی اس میں کوئی اختلاف نہیں. دیکھیں المغنی لابن قدامۃ (134/8)

اس کی دلیل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(تین قسم کے اشخاص مرفوع القلم ہیں، سویا ہوئے شخص حتی کہ بیدار ہوجائے، اور بچہ حتی کہ بڑا ہوجائے، اور مجنون حتی کہ عقل مند ہوجائے) سنن نسائی حدیث نمبر (3432) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اس حدیث کو صحیح نسائی (3210) میں صحیح قرار دیا ہے.

لیکن چھوٹے بچے یا بچی کو تعزیر لگانی ضروری ہے جو حد سے کم ہو اور ایسی سزا دی جائے جو اسے اس فعل سے باز رکھے، اور اگر بچے کے ولی کا قصور ہو تو اسے بھی تعزیر لگانی ضروری ہے مثلا بچی کے سرابرہ نے بچی کو لڑکوں سے میل جول رکھنے کی اجازت دے رکھی ہو یا اس طرح کے معاملہ میں سستی و کاہلی کا مظاہرہ کیا ہو.

اور لڑکی پر واجب اور ضروری ہے کہ وہ اپنے آپ پر پردہ ڈالے اور اس کے ولی کو بھی چاہیے کہ اس پر پردہ پوشی کرے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(ان گندی اشیاء سے اجتناب کرو جن سے اللہ تعالی نے منع کیا ہے، اور جو کوئی بھی اس میں پڑجائے اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالی کی پردہ پوشی کے ساتھ اپنے آپ پر پردہ ڈالے اور اس فعل سے توبہ کرے) اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الجامع (149) میں صحیح قرار دیا ہے.

یہ معلوم ہونے کے بعد یہ بھی علم میں رکھیں کہ بلوغت کی کچھ علامات ہیں اگر بچہ یا بچی میں وہ علامات پائی جائیں تو اس علامت کی موجودگی میں بچہ یا بچی مکلف ہونگے، ان علامات کو دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (21246) اور (13262) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم.